# کاہلی

## سر سید احمد خان

(1817ء۔۔۔۔۔۔1898ء)

**تعارف:**

سرسید کے موروث شاہ جہان کے عہد میں ہندوستان آئے تھے۔ مغلیہ دربار کے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ سرسید میں رواج زمانہ کے مطابق تعلیم پائی سب سے پہلے عدالت میں بطور سر رشتہ دار کام کیا پھر ترقی کر کے منصف ہوگئے گئے۔ سرکاری ملازمت کے باوجود سرسید احمد خان مسلمانان ہند کی اصلاح کے لئے برابر کوشاں رہے۔

**تعلیمی کاوشیں:**

انہوں نے پہلے انگریزی سکول مرادآباد اور غازی آباد میں کھولا۔ 1875ء میں علی گڑھ سکول کی بنیاد رکھی جو بعدازاں ہندی مسلمانوں کا سب سے اہم تعلیمی و ادبی رسالہ تہذیب الاخلاق جاری کیا اس رسالے کی نسل نے ہماری اجتماعی زندگی پر گہرے اثرات ڈالے۔

**اسلوب نگارش:**

سرسید نے اردو میں مضمون کی صنف کو رواج دیا خود کثرت سے مضامین لکھے اور اپنے رفقاء سے قومی تعلیمی مذہبی اخلاقی موضوعات پر مضامین لکھوائے سرسید کا اسلوب نگارش سادہ بے ساختہ ہیں بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبد الحق کا کہنا ہے:

"من جملہ بے شمار احسانات کے جو سر سید نے ہماری قوم پر کیے، ان کا بہت بڑا احسان اردو زبان پر ہے۔ انہوں نے زبان کو پستی سے نکالا، اندازِ بیاں میں سادگی کے ساتھ وسعت پیدا کی۔ سنجیدہ مضامین کا ڈول ڈالا، جدید علوم کے ترجمے کرائے، بے لاگ تنقید اور روشن خیالی سے اردو ادب میں انقلاب پیدا کیا۔"

**تصانیف :** سر سید ایک بڑے مصلح اور معمار قوم ہونے کے اعلی درجے کے مصنف تھے۔ انہوں نے چھوٹی بڑی تین سے زائد کتابیں لکھیں۔ تقریریں، خطوط اور مضامین کے مجموعے ان کے علاوہ ہیں۔ ان کے اہم تصانیف ہیں ''آثار الضادید''۔ '' اسباب بغاوت ہند ''۔۔۔۔ شامل ہیں

## مشکل الفاظ کے معنی

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| اوقات بسر کرنا | زندگی کے دن کاٹنا | بہ مجبوری | مجبور ہو کر |
| بے کار مباش | بے کار مت بنو | چنداں | اسی قدر |
| حاجت | ضرورت | حکیمانہ | دانش مندانہ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

| | | | |
|---|---|---|---|
| قمار بازی | جوا کھیلنا | لاخراج دار | خراج یا محصول نادینے والا |
| وحشی | جنگلی | ولایت | ملک |

## سبق کا خلاصہ

اس وقت میں سر سید احمد خان نے کاہلی کے معنی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کے خیال میں لوگ عاملی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کام کا جو محنت سے جی چرانا کاہلی ہے، روزمرہ کے کام ، محنت سے کام نہ، کرنا چلنے پھرنے میں سستی کرنا کاہلی ہیں بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ دلی قوی کو بیکار چھوڑ دینا بہت بڑی کاہلی ہے ۔ روح اور جسم کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے انسان کو ہر ممکن محنت کرنا پڑتی ہے مگر جن لوگوں کو زندگی کی تمام سہولتیں میسر آتی ہیں وہ محنت کی بجائے دلی قوی کو بیکار چھوڑ دیتے ہیں وہ جانوروں کی مانند ہو جاتے ہیں۔

کاہلی انسان کے اندر سے عزتِ نفس کو لمحہ بہ لمحہ کم کر دیتی ہے۔ انسان کا ضمیر بے حس اور مردہ ہو جاتا ہے۔ یہ خودی کے احساس کو آہستہ آہستہ ختم کر دیتی ہے۔ اور عزتِ نفس کو ختم کر دیتی ہے۔ ان حالات میں انسان پے لازم ہے کہ وہ اپنے اندرونی قوی کو زندہ رکھے۔

ایک ایسا نفس جس کی آمدنی اس کے اخراجات کے لیے مناسب ہو وہ دلی قوی کو بے کار ڈال دے تو آسائشوں کی ندولت وضع دار وحشی بن جاتا ہے۔ سستی اور مختلف علتوں کو عادت بنا لیتا ہے۔ یہ حوقیقت ہے کہ ہزار بار پڑھے لکھوں میں بہت کم ہیں جو اپنی تعلیم اور عقل کو ضرورناگام میں لاتے ہیں لیکن اگر انسان عارضی ضرورتوں کا منتظر رہ کر دلی قوی کو بے کار کر دے تو وہ کاہل، وحشی اور حیوان بن جاتا ہے۔ ہمارے ہم وطنوں کو قوت عقلی کام میں لانے کا موقع نہیں رہا تو اس کا سبب کاہلی ہے۔ ہمیں کاہلی دور کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس کے نغیر قوم کی ترقی اور بہتری کی توقع عبث ہے۔

کاہل افراد گھر والوں اور معاشرے کے ۔۔۔ بن جاتے ہیں۔ معاشرے میں کاہل افراد کی وجہ سے بے شمار مسائل پیدا ہو گئے ہیں ۔ کاہل افراد کی وجہ سے نوجوانوں کے اندر تعمیر و ترقی اور بڑھ چڑھ کر کام کرنے کا جذبہ کم ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگر ایک ایسا انسان جس کی آمدنی اور اخراجات برابر ہوں اور اسے حاصل کرنے کے لیے اسے ذرا محنت نہ کرنی پڑے اور وہ اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دے تو اس کے عام شوق وحشیانہ ہو جائیں گے۔ وہ مختلف بری عادات کا عادی ہو جائے گا یعنی وہ ایک وضع دار وحشی بن جائے گا ۔

برصغیر میں ایسے کام بہت کم ہیں جن میں قوی دلی اور قوتِ عقلی کو کام میں لانے کا موقع ملے جب کہ دیگر ممالک میں اس کے مواقع بہت وسیع ہیں۔ ہمارے یہاں اس کا سبب کاہلی ہے۔ ہم نے اپنے دلی قوی کو بے کار چھوا ڑ دیا ہے حالانکہ کسی بھی انسان کے دل کو بے کار نہیں رہنا چاہیے۔ جب تک ہماری قوم کاہلی کو نہیں

سرسید نے اس مضمون میں کاہلی جیسی عادات کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان کاہلی میں پڑ کر اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ کاہلی وہ نہیں جو سچے دل سے محنت نہیں کرتا بلکہ کاہل وہ ہے جو دلی قوی کو بے کار چھوڑ دے۔

## مرکزی خیال:

کاہلی اختیار کرنے والے اپنے قوائے دلی اور قوائے عقلی کو کام میں نہ لانے والے ناکام اور نامراد رہتے ہیں۔ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے ذاتی یا قوم کی بہتری ممکن نہیں ہے۔ اس لیے کچھ کچھ کرتے رہنا چاہیے۔ لوگ کاہلی کے معنی سمجھنے میں غلطی کر دیتے ہیں۔ کام کاج اور محنت سے جی چرانا کاہلی نہیں بلکہ دلی قوی کو چھوڑ دینا کاہلی ہے۔ پیٹ بھرنے کے لیے انسان کو بہ مجبوری محنت کرنا پڑتی ہے مگر جن لوگوں کو زندگی کی آسائشیں میسر آتی ہیں وہ محنت کی بجائے دلی قوی کو بے کار چھوڑ دیتے ہیں اور حیوان صفت ہو جاتے ہیں۔